8291 ـ نجومیوں كے پاس جانے اور ان كی بات ماننے كا حكم

سوال

كيا نجوميوں كے پاس جانا اور ان كى باتوں كى تصديق كرنا جائز ہے يا نہيں؟ جبكہ سنن نسائى ميں نبى صلى اللہ عليہ و سلم سے مروى ہے كہ آپ صلى اللہ عليہ و سلم نے فرمايا: جو بھى ان كے پاس آتا ہے اور ان كى باتوں كو مانتا ہے تو اس كى نماز قبول نہيں كى جاتى۔ كيا يہ حديث صحيح ہے؟ رسول اللہ صلى اللہ عليہ و سلم نے اس بارے ميں كيا فرمايا ہے ہميں واضح كر كے بتلائيں اور علمائے كرام كے موقف بھى واضح كريں۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس عمل كى حرمت كے ليے متعدد روايات ثابت ہيں، جن ميں سے چند درج ذيل ہيں:

سيده صفيہ بنت ابو عبيد رسول اللہ صلى اللہ عليہ و سلم كى ازواج مطہرات ميں سے كسى سے بيان كرتى ہيں كہ رسول اللہ صلى اللہ عليہ و سلم نے فرمايا: (جو شخص كسى نجومى كے پاس آيا اور اس كى بات كى تصديق كر دى تو اس كى 40 دن كى نمازيں قبول نہيں ہوں گى) اس كو امام مسلم نے اپنى صحيح ميں بيان كيا ہے۔

اسى طرح قبيصہ بن مخارق رضى اللہ عنہ سے مروى ہے كہ انہوں نے رسول اللہ صلى اللہ عليہ و سلم كو فرماتے ہوئے سنا: (پرندوں كى آوازوں، ناموں اور انہيں اڑا كر بد فالى لينا، بد شگونى لينا، اور كنكرياں پھينك كر فال نكالنا غير اللہ كى بندگى ميں شامل ہے) اس حديث كو ابو داود نے حسن سند كے ساتھ بيان كيا ہے۔
نيز امام ابو داود كہتے ہيں: پرندوں كى آوازوں، ناموں اور انہيں اڑا كر بد فالى لينا، ريت ميں زائچے بنانا، اور پرندوں كو اڑا كر قسمت كا حال جاننا ، يعنى پرندہ اڑانے سے اگر دائيں جانب جائے تو نيک فال لينا، اور اگر بائيں جانے جائے تو بد شگونى لينا! علامہ جوہرى؟ كہتے ہيں: لفظ "جبت" صنم، كاہن، جادوگر اور نجومى وغيرہ پر بھى بولا جاتا ہے۔

ابن عباس رضى اللہ عنہما سے مروى ہے كہ رسول اللہ صلى اللہ عليہ و سلم نے فرمايا: (جو شخص تاروں سے كوئى علم حاصل كرے تو اس نے جادو كا ايک حصہ حاصل كيا، جس قدر تاروں سے علم حاصل كرے گا اتنا ہى جادو حاصل كرتا جائے گا۔) اس حديث كو ابو داود نے صحيح سند كے ساتھ روايت كيا ہے۔

معاويہ بن حكم رضى اللہ عنہ كہتے ہيں كہ ميں نے رسول اللہ صلى اللہ عليہ و سلم سے عرض كيا: ميں دورِ جاہليت

سے ابھی حال ہی میں نکلا ہو، اللہ تعالی نے اسلام کا بول بالا فرما دیا ہے، ہمارے قبیلے کے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس آیا کرتے تھے، تو ہم کیا کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (تم ان کے پاس نہ جایا کرو)

میں نے کہا: کچھ لوگ پرندے اڑا کر فال لیتے ہیں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (پرندہ اڑنے سے فال نہیں نکلتی۔ یہ تو ان کے اپنے خیالات ہوتے ہیں، ان کی ایسی باتیں مت مانو) مسلم

ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی، اور کاہنوں کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا۔) بخاری، مسلم

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے کچھ لوگوں نے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! کبھی کبھار وہ بات کرتے ہیں تو بعینہٖ رونما ہو جاتی ہے! تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: یہ وہ حق بات ہوتی ہے جو جن اچک لیتا ہے اور اسے اپنے کاہن دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے، اور پھر وہ اس میں 100 جھوٹ شامل کر دیتے ہیں۔) بخاری، مسلم

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (جو شخص کسی کاہن کے پاس آ کر اس کی بات مانتا ہے، یا اپنی بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کرتا ہے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر نازل شدہ وحی سے اظہار لاتعلقی کر دیا۔) اسے ابو داود نے روایت کیا ہے۔

علمائے کرام کہتے ہیں کہ : احادیث میں مذکور تمام امور سے دور رہنا ضروری ہے، چنانچہ ان لوگوں کی طرف جانا، ان کی تصدیق کرنا، اور ان کاموں کے لیے مال و دولت خرچ کرنا حرام ہے، اگر کوئی شخص ان کاموں میں ملوث ہو چکا ہے تو وہ جلد از جلد توبہ کر لے۔

واللہ اعلم